سچّی سچّی کہے کمال
(میواتی کلام)
— از —
کمال سالارپوری

بہ شکریہ
جناب شبّیر احمد خان میواتی
(لاہور-پاکستان)
موبائل/وٹس ایپ:03314894305
پیش کش
توصیف الحسن خان میواتی الہندی
(بھنگوہ-میوات-بھارت)
موبائل/وٹس ایپ:9813267552

حرفِ چند

میو قوم اور علاقۂ میوات کی تاریخ و تہذیب، شخصیات و تحریکات، زبان و لسانیات اور شعر و ادب کے بارے میں اہم، نادر و نایاب اور اہم کتابوں، کتابچوں، پمفلٹوں، رسائل و جرائد کے شماروں اور مضامین کو *پی ڈی ایف* کے ذریعہ سے محفوظ اور عام کرنے کے لیے میو قوم کے دو نامور محقق، ادیب و صحافی:

**ڈاکٹر مفتی محمد مشتاق تجاروی (دہلی)، *

جناب شبّیر احمد خان میواتی (لاہور)

کی سرپرستی اور نگرانی میں جہد و مساعی کر رہے ہیں، دوستوں سے گزارش ہے کہ دل چسپی لیں اور تعاون فرمائیں، ان کے پاس یا ان کے علم میں کسی بھی نوع کی کتابوں حتیٰ کہ کوئی خبر، اشتہار، دعوت نامہ، خط، تصویر یا کوئی دستاویز مطبوعہ یا غیر مطبوعہ، جو کچھ بھی ہو، ازراہِ کرم ہمیں فراہم کریں

تاکہ اسے محفوظ کرکے دست بردِ زمانہ سے بچایا جاسکے اور اہلِ علم و تحقیق کی اس موادولوازمہ تک رسائی بالکل آسان ہوسکے -ہم آپ کے تعاون کے دل سے شکر گزار ہوں گے. واضح ہو کہ اس سلسلہ کی کاوشیں:

(1) ڈاکٹر مفتی محمد مشتاق تجاروی کے مقالہ:

"بابائے اردو مولوی عبدالحق اور میوات"

(2) منشی محمد مخدوم تھانوی کی نادرونایاب کتاب:

"مُرقعِ اَلوَر"

(3) ڈاکٹر مفتی محمد مشتاق تجاروی کے مقالہ:

"مورخ ملت مولانا سید محمد میاں اور میوات"

4) ڈاکٹر محمد ایوب قادری کے مقالہ:

"میوات میں تبلیغ اسلام کا ابتدائی دور"

5) چودہری کریم خان میو کی کتاب:

"تاریخِ میو اور میوات"

6) مولانا محمد حبیب الرحمٰن خاں میواتی ندوی کی ضخیم کتاب :

"تذکرہ صوفیائے میوات"

7) ڈاکٹر عیسیٰ خان انیس کی کتاب :

"آئینۂ میوات"

8) چودہری محمد اشرف خان ایم. اے کی کتاب :

"میو قوم اور میوات"

کو پی ڈی ایف کی صورت میں عام کردیا گیا ہے, جبکہ نویں

کاوش,

مولانا چودہری کمال سالارپوری کی کتاب :

* سچّی سچّی کہے کمال *

کی پی ڈی ایف کاپی آپ کے زیرِ نظر ہے,

آپ ہمارے لیے دعا فرمائیں کہ اللّٰہ تعالیٰ ہمیں مزید

توفیقات سے نوازے, آمین.

(توصیف الحسن میواتی الهندی)

واٹس ایپ نمبر/9813267552

محترم مولانا رشید احمد
کی خدمت میں ہدیہ خلوص
کمال سالارپوری
30.1.90

میواتی بھائیوں کے لئے اِصلاحی نظموں کا سِلسلہ

نمبر ۱

سچّی سچّی کہے کمال!

از

کمال سالارپوری

شائع کردہ

پنجابی دارالاشاعت جماعت اسلامی

حلقہ اوکاڑہ

بار اوّل ۱۰۰۰

قیمت ۲/

(کتبہ نذیر احمد ناظر خوشنویس)

حرف اوّل

پاکستان جس مقصد کے لئے لیا گیا تھا وہ یہ تھا کہ یہاں مسلمان بحیثیت ایک مسلمان کے زندگی گزار سکیں۔ لیکن یہ المیہ ایک تاریخی سانحہ ہے کہ جس مقصد کا نام لے لے کر مسلم لیگی لیڈروں نے مسلمانوں کو پاکستان کے حصول کی خاطر منظم و متحد کیا تھا پاکستان بننے کے بعد جب وہ اقتدار کی کرسیوں پر براجمان ہو گئے تو انہوں نے اس کو یکسر فراموش کر دیا بلکہ جس شخص یا گروہ نے اسے یاد دلانے کی کوشش کی اس کے لئے ترغیب و تحریص کے ساتھ دار و رسن کی آزمائش کا سامان بھی مہیّا کر دیا جس کے نتیجہ میں ارباب اقتدار اور مسلم عوام کے درمیان ایک مستقل نزاع اور کشمکش برپا ہو گئی، اور گو دستور اسلامی بن گیا۔ عوام کی چیخ و پکار نے انہیں مجبور کر دیا کہ وہ اسلامی دستور بنائیں لیکن یہ نزاع و کشمکش ابھی بدستور ہے۔ آج بھی ہمارے ارباب اقتدار اس کوشش میں ہیں کہ اوّل تو اسلامی نظام یہاں قائم ہی نہ ہونے دیا جائے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو کم از کم اپنی زندگی کے آخری سانس تک تو اسے روکا جائے۔ ان حالات سے مسلم عوام کو زیادہ سے زیادہ باخبر رکھنے کی ضرورت ہے تاکہ وہ دستور اسلامی کے بعد مطمئن نہ ہو جائیں، بلکہ اسلامی نظام کے لئے اس وقت تک لڑتے رہیں جب تک کہ اس سرزمین پر وہ قائم نہ ہو جائے۔ اسی ضرورت کے پیش نظر میں نے میوات کے ان لاکھوں بے علم مسلمانوں کے لئے جو اردو زبان کو پوری طرح سمجھنے سے قاصر ہیں یہ نظم میواتی زبان میں لکھی ہے، اس میں بتایا گیا ہے کہ اگر یہاں اسلامی قوانین نافذ نہ ہوئے اور اسلامی نظام قائم نہ ہو سکا تو ہمیں کتنے سنگین حالات سے دوچار ہونا پڑے گا۔ میں نے اس نظم کو جہاں کہیں سنایا لوگوں پر اس کا بڑا ہی اثر ہوا۔ ہر جگہ مطالبہ کیا گیا کہ اسے شائع کرایا جائے۔ اسی مطالبہ کے پیش نظر اسے شائع کیا جا رہا ہے۔ حق تعالیٰ اسے میرے جملہ بھائیوں کے لئے بیداری کا پیغام " اور میرے لئے توشۂ آخرت بنائے آمین

(کمال سالارپوری)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پیچی پیچی کہے کمال!

جے ہیں کفر چلیہ قانون! | بودا ہو جائی پس کر جون!
ساڈا کھاوال مرنا بھون! | گھرے غریبی جھڑے نہ نون

ٹھاڈا اوڑھاں شال دوشال
پیچی پیچی کہے کمال!

بدی ترالو ناچ نچے گی | بے شرمی کی سیج بچھے گی
بدبختی کی مست پڑے گی | دین دھرم کی کھال کھچے گی'

ٹٹ پڑے گو غضب بوالی
پیچی پیچی کہے کمال!

نیاؤ گو دڑا باندھ بھگے گو   ظلم کا خنجر روز بگے گو !

قہر تو بڑ ؤ بہت دنغے گو   بات بات پہ جرم لگے گو

حاکم کھینچ لئے گو کھال

سچی سچی کہے کمال

حیا جگت سو کوچ کرے گی   ماں باپن کی لاج مرے گی

بہو سسر سو نہیں ڈرے گی   بیٹی ماں کو نام دھرے گی

پُتر پتا کو کرے حلالی !

سچی سچی کہے کمال !

ڈگنی تگنی جمع ٹکے گی !   زمیندار کی کھال کھنچے گی !

رشوت نیا لو خون پئے گی   تھانیداری ظلم کرے گی

رحم کھسے گو لوکھ پتال !

سچی سچی کہے کمال !

زناکی ہو گی چھُٹی پھالی، ظُلم بڑھے گو بھر بھر تھالی!

پُتر دیئے گو تپا کر گالی! بہُو کے کانن جُھمڑاں نہ بالی

بکٹ رہے گو غریبی حال

سچّی سچّی کہے کمال!

پیٹ بھُوک سو لگاں کرڑی کے وقت پڑنگا بُری گھڑی کے

ملیں گا حاکم بنی بنی کے بگڑی ماراں ہول چھڑی کے

کر دیں مُنگر سُجا کر لال

سچّی سچّی کہے کمال

پُتر پِتا میں رہیگو کھنگو بہُو ساس سو کرے گی ڈنگو

پھرے گو آدھو کُنبو ننگو! سُبھی چیز کو توڑک تنگو

مرچ تیل کیا ہلدی دال

سچّی سچّی کہے کمال

اُتی نائب سے گیو ایجنٹ   سو گر داد دیا بھینٹ
رہ گیو کُنبو ٹیٹم ٹیٹ   پٹواری کو بھرے نہ پیٹ

کھا جاونگا یہ جنجال
بچی بچی کہے کمال!

رنگ محل میں ناچ نچینگا   حاکم اپنا عیش کرینگا
ٹرا اور تاری سارانگا   بچ کرینگا وو ترو ھتینگا

قدم قدم پہ برساں مال
بچی بچی کہے کمال

لوگو! لوگو! آکر دیکھو!   محلن نیچے چھپر دیکھو!
ماں کا حال برابر دیکھو   موت کھڑی ہے سر پر دیکھو

دوا بناں دو مر رہا لال
بچی بچی کہے کمال

یا کے ناج گھرے نہ دھون — یا کی ڈھیر بندھاوے کون

ظلم بدی کی چل گئی پون — حاکم بنا لیا فرعون،

انہیں کسی کو کہا ملال؟

سچی سچی کہے کمال

دن دن بپتا نئی پڑنگی — آفت کی تہتال جڑنگی،

شیطانن کی فوج چڑھنگی — پڑے پڑے کو اور گھڑنگی

بھاؤ نیاؤ کو پڑے گو کال

سچی سچی کہے کمال!

اُجڑ جانگا لاکھ سہاگ — پھوٹ جانگا اپنا بھاگ

گُل ہو جانگا سبھی چراغ — راج کرے گو کالو ناگ

پڑسے نائے مَوت کو کال

سچی سچی کہے کمال

پردہ دار پھریں گی ننگی — نہ کوئی ساتھی نہ کوئی سنگی
گھر گھر ہوئے گی ایسی تنگی — سر کو ناں جُڑیلی کنگھی

برس پڑے گو جبر زوال
سچّی سچّی کہے کمال!

بے دینی پھر عام چلے گی — پاپ کپٹ کی بیل پھلے گی
نیاؤ کی ناہیں دال گلے گی — جگ کی ڈگمگ ناؤ ہلے گی!

قدم قدم پہ ہوں بھونچال
سچّی سچّی کہے کمال!

دھوکا دھکّا لوٹم لوٹ — جبرا زوری مکر اور جھوٹ
کسی کی بکری کسی کو اونٹ — راج بھون کے چاروں کونٹ

نچے گو پاپ کپٹ کو جال!
سچّی سچّی کہے کمال

چھینا ہبکی۔ جھپٹا جھپٹی   کسی کی ہانڈی، کسی کی چپٹی

بنے گی ساری دُنیا کیٹی   جُڑ سے ناں پچنا کی لھپیٹی

راج بھون میں باجاں نال

پیچی پیچی کہے کمال!

خُون پسینہ ایک کرو گا   ننگے آنگن سیت مرو گا

جو کچھ پیدا وار کرو گا   راج بھون میں جار بھرو گا

ناٹ گئے تو کھنچے گی کھال

پیچی پیچی کہے کمال!

کھا کھا افسر پید پڑنگا   دنّوں راتو عیش کرنگا

موٹا موٹا اوجھ بڑھنگا   خلق خدا پہ ظُلم کرنگا

کدی نہ چل ساں سُو دی چال

پیچی پیچی کہے کمال!

۱؎ سیدگی

کاروبار پڑے نگا مندا   مِل سے نائے کسی کو دھندا
افسر ہونگا سارا گندا   روز آگے گو ٹیکس چندا

ہر صُورت سو چھینا مال
سچی سچی کہے کمال

دُکاندار کو مال گرے گو   کپڑا دلتو تیز رہے گو
آدھو پونو مال بکے گو   جب اِک کُنبو چار ڈھکے گو

پھر بھی پہناں بناں محال
سچی سچی کہے کمال

بیماراں کو دوا نہ مِل سے   ڈھونڈا سو بھی جیا نہ مِل سے
دَھرم نہ مِل سے دَیا نہ مِل سے   کِسی کے دِل میں خُدا نہ مِل سے

اِبلیسی کو پُر یگو جال
سچی سچی کہے کمال

اُبھرے گو اِک نیو سماج　　　تریا کرن لگیں گی راج
مات پتا کی مرے گی لاج　　　روز بڑھے گی کھوڑیں کھاج

مَرد پھرانگا لیر پکھال
بیچی بیچی کہے کمال

غنڈہ پھرنگا بن کر ٹولی　　　رُوپ رنگ کی کھیلاں ہولی
بیبیاں ہور پھریں گی ڈھولی　　　پت برتا کو ملے گی جھولی

بکھرو کرنگا رنگ گلال
بیچی بیچی کہے کمال!

کِسی جیو کو امن نہ مِل سے　　　دیا دھرم کو وطن نہ مِل سے
کِسی کو اچھو جلن نہ مِل سے　　　مرو تو بودو کفن نہ مِل سے

تُونہی دیلے گی لاش کنگال
بیچی بیچی کہے کمال!

پڑھ پڑھ لوگ کراں شیطانی   بھولاں سب خصلت انسانی
دیواں ناں کسی کو پانی!   بھنگن بنی پھرے مہرانی

رہے ریشمی ہتھ رومال
سچّی سچّی کہے کمال!

دین دھرم سو کھیلاں بازی   خدا کا دشمن کفر سو راضی
آپ ہی مفتی، آپ ہی قاضی   پیٹھو نکل پڑاں ملّا حاجی

حق والاں کو پڑ جائے کال،
سچّی سچّی کہے کمال!

ننگے بدن جیٹھ کی دھوپ   بھوک بہاری چھیناں روپ
شیطاں پیر بھراں بہروپ   دھکا کھانا ڈولا بھوپ!

کوئی نہ ان کی کرے سنبھال
سچّی سچّی کہے کمال!

کدی نہ حق کی سبیاست چل سے کدی نہ دِل سو پاپ نکل سے

سچ کو دِیوو کدی نہ پل سے ظُلم کو سُورج کدی نہ ڈھل سے

کر تن بھل سے تن کی کھال
سچّی سچّی کہے کمّال!

رِشوت جھُوٹ، دغا، غدّاری لگاں ملک کو یہ بیماری،

مراں تڑپ کر چھور اچھاری کھا جاں مانس بدن پٹواری

سب کی قلم کی چلاں اکرال
سچّی سچّی کہے کمّال!

منکھ منکھ کو چیرے پھاڑے لوہی پیوے مانس اپاڑے

بات غرض کی اپنی نارے بھائی اُنے بھائی ہور اجاڑے

دھرن بہاوے خُون کھال
سچّی سچّی کہے کمّال!

جب بھی جگ میں مشکل جینو　　بہے بدن سو خون پسینو
رُوکھی روٹی دُودھ نہ دِھیتو　　کیسے رہے بدن میں کینو

ایک آدمی سَو جنجال
سچّی سچّی کہے کمال

پیری پیر بھریں گا چور　　مرید نین کا لیں گا ڈھور
صُورت اَچھّی دِل کا کور　　بھینٹ کنگاّ، باہر مور!

ٹھگ چیلاں منتانی چال
سچّی سچّی کہے کمال

اَنّ بھکاں نہ پانی پیواں　　لے لے نام خُدا کو جیواں
دِل کو باندھاں زباں کو سیواں　　نگر، پہاڑی، کانمہ نہ بیواں

دُنیا کردی مالا مال!
سچّی سچّی کہے کمال

مکر کے ہاتھن لوگ لُٹن گا ان پیرن کی بھینٹ چڑھنگا

جے کُفری قانون چلنگا یہ سارا پا کھنڈ رچنگا

بنا پھرنگا شیر[1] سیال[2]

سچی سچی کہے کمال

ابھی وقت ہے ہوش میں آؤ حق کے آگے سیس جھکاؤ

ظلم کے بُت کو توڑ لگاؤ نیاؤ کی کھالی زور لگاؤ

خُدا کے آگے کرو سوال

سچی سچی کہے کمال

جے تم جم گا دین کے اُوپر خُدا کے آگے جھکا دیو سر

مدد کرے گو خُدائے اکبر پھرے گی رحمت تہارے گھر گھر

ٹلے گو سر سے غضب بوال

سچی سچی کہے کمال

[1] یعنی شیر [2] یعنی گیدڑ

کرم خدا کو مدد کرے گو — برکتن سو گھر بھرے گو

مُصیبتن کو بوجھ ہٹے گو — ہر کوئی سُکھ کو سانس لیئے گو

ٹُوٹی ہمّت کرو بحال

سچّی سچّی کہے کمال

اب سُستی کو وقت نہیں ہے — بھری پاپ سو سبھی زمیں ہے

چوراہے پہ قوم کھڑی ہے — ایک قدم کی دیر رہی ہے

یا رحمت، یا غضب بوال

سچّی سچّی کہے کمال!

نری شاعری ہائے نہ جانو — خدا واسطے وقت پچھانو

کام کرن کی، دِل میں ٹھانو — اترڈ نقش کو جلدی بنانو

دین کی گھالی، ہو نتکال!

سچّی سچّی کہے کمال

پبلک پریس منٹگمری